Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 2 (April-June, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: June 2, 2025

The Methodology and Approach of Imam Qatada ibn Dieama in his Book "Al nasikh wa al-Mansookh fi Kitab Allah Taalah"

کتاب "الناسخ والمنسوخ فی کتاب اللہ تعالی" میں امام قتادہ بن دعامہ کا منہج و اسلوب

Muhammad Azeem
Lecturer Government Graduate Islamia College Civil Lines Lahore
E-mail: hafizazeem026@gmail.com
Rashid Shaheen
Lecturer, Department of Religious Studies
FC College (A charted University) Lahore
E-mail: rashidshaheen@fccollege.edu
Ali Ahmad
Lecturer, Apsis (Garrison Academy)Iqbal Campus Gujranwala Cantt
E-mail: mianaliahmad11@gmail.com

Abstract

The discussion on the various branches of Ulum al-Quran (Quranic Sciences) began right from the revelation of the first wahy (divine inspiration). The senior Sahabah (Companions of the Prophet) emphasized its importance on various occasions. For instance, Sayyidun Ali al-Murtaza (may Allah be pleased with him) highlighted the significance of Nasikh wa Mansukh (abrogating and abrogated verses) when he warned a preacher about the dangers of lacking knowledge in this field, saying, "You have perished and caused others to perish!" However, it was during the era of the Tabiin (Successors) and Tabiʿ al-Tabiʿin (their successors) that this knowledge was systematically compiled into written form and established as an independent discipline. Numerous works were authored on the subject. Understanding Nasikh wa Mansukh was deemed essential for comprehending Tafsir al-Quran (Quranic exegesis) and deriving rulings (hukam). In fact, a mufti (Islamic jurist) was not permitted to issue fatawa (legal verdicts) without mastering this science. Many scholars contributed to this field, each adopting their own methodology. Among them was Qatadah ibn Diʿamah, whose book"Al-Nasikh wa al-Mansukh fi Kitab Allah Taala" holds a foundational status in this discipline. It is considered the Umm al-Kitab (mother book) of this science, and his work is regarded as the earliest known compilation on the subject. It would not be an exaggeration to say that "there is no book in this field that has not benefited from his work. Similarly, in Tafsir literature, many exegetes have cited the narrations transmitted by Qatadah ibn Diʿamah with great importance.

Keyword: Nasikh wa Mansukh, Quranic Sciences, Foundational reference work, Abrogating and Abrogated Verses,

ابتدائیہ

علوم القرآن کے مختلف انواع پر بحث پہلی وحی کے نزول سے ہی شروع ہو چکی تھی کبار صحابہ نے اس کی اہمیت کو مختلف مواقع و محل پر اجاگر کیا ہے جیسا کہ سیدنا علی المرتضی نے ناسخ و منسوخ کی اہمیت کو اجاگر کرتے ہوئے ایک واعظ کو ناسخ و منسوخ کی عدم معرفت کی بناء پر ھلکت و اھلکت کی وعید سنائی لیکن اس کو باقاعدہ تحریری شکل اور مستقل فن کے طور پر تابعین و تبع تابعین کے دور میں وجود میں لایا گیا اور کئی تالیفات اس پر مرتب کی گئی ، تفسیر قرآن کو سمجھنے اور احکامات کو جاننے کے لیے ناسخ ومنسوخ کے علم کو ضروری قرار دیا گیا حتی کہ مفتی کے لیے بھی اس علم کے بغیر فتوی دینے کی اجازت نہ رکھی گئی اس موضوع پر کتب تو کثیر لکھی گئیں لیکن ملنے والی کتب میں سب سے پہلی کتاب قتادہ بن دعامہ السدوسی البصری(117ھ)کی ''الناسخ والمنسوخ فی کتاب اللہ تعالیٰ'' ہے اس میں 34 منسوخ اور 30 ناسخ آیات کو ذکر فرمایا یہ ایک موضوعاتی کتاب ہے جس میں ناسخ و منسوخ آیات کو اختصار کے ساتھ حدیث، صحابہ کی آراء سے استفادہ کرتے ہوئے تالیف کیا گیا۔

جو کہ متقدمین کے منہج پر (یعنی نسخ کو وسیع معنی میں لیتے ہوئی)لکھی گئی جس کو ڈاکٹر حاتم صالح ضامن نے 1980ء میں ھمام بن یحیی والی روایت سے اپنی تحقیق کے ساتھ بغداد میں شائع کیا ہے پھر 1984ء میں بیروت سے شائع ہوئی۔

OPEN ACCESS

CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 2 (April-June, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: June 2, 2025

مصنف کا تعارف:

آپ کا نام قتادہ بن دعامہ السدوسی ہے، آپ 61ھ میں پیدا ہوئے، آپ پیدائشی نابینا تھے، آپ عربی الاصل تھے اور بصرہ کے رہنے والے تھے۔

آپ کے سلسلہ نسب کے بارے میں علماء کا اختلاف ہے، بعض نے آپ کا سلسلہ نسب یوں بیان کیا ہے:

قتادة بْن دعامة ابْن عكابة بْن عزيز بْن كريم بْن عَمْرو بْن الحارث بْن سدوس بْن شَيْبَان بْن ذهل بْن ثعلبة بْن عكابة بْن صعب بْن علي بْن بَكْربْن و ائل السدوسي، أَبُو الخطاب البَصْرِيّ۔[i]

اور بعض حضرات نے آپ کا نسب یوں بیان کیا ہے:

قتادة بن دعامة بن قتادة بن عزيز بن عَمْرو ابن ربيعة بن عَمْرو بن الحارث بن سدوس۔[ii]

امام قتادہ کی کنیت " ابو الخطاب " ہے۔ آپ کی نسبت "السدوسی، البصری" ہے اور آپ اپنے دادا "سدوس بن شعبان کی نسبت کی وجہ سے سدوس کہلائے۔[iii]

شیوخ

قتادہ کے اصل شیخ حسن بصری تھے، زیادہ تر وہ انہی کے سرچشمہ فیض سے سیراب ہوئے تھے، بارہ سال تک ان کی خدمت میں رہے خود ان کا بیان ہے:

جَالَسْتُ الْحَسَنَ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ سَنَةً أُصَلِّي مَعَهُ الصُّبْحَ ثَلَاثَ سِنِينَ. قَالَ: وَمِثْلِي أَخَذَ عَنْ مِثْلِهِ۔[iv]

کہ میں بارہ برس تک حسن بصری کی خدمت میں بیٹھا اور تین برس تک نماز فجر ان کے ساتھ پڑھی، میرے جیسے شخص نے ان کے جیسے شخص سے علم حاصل کیا۔

حسن بصری کے سب سے ممتاز تلامذہ میں یہی تھے، ابو حاتم کہتے تھے:

أكبر أصحاب الحسن: قتادة۔[v]

کہ حسن کے سب سے بڑے اصحاب میں قتادہ تھے۔

حسن بصری کے علاوہ اس عہد کے تمام ممتاز محدثین ، انس بن مالک، ابوسعید خدریؓ، عمران ابن حصینؓ، سعید بن مسیب، عکرمہ، ابوبردہ بن ابی موسیٰ ، شعبی، عبداللہ بن عتبہ بن مسعود، مطرف بن عبداللہ بن شخیر وغیرہ صحابہ اور تابعین کی ایک کثیر جماعت سے سماع حدیث کیا تھا۔[vi]

ان کا یہ خاص کمال تھا کہ جس محدث کے پاس پہنچ جاتے تھے، چند ہی دنوں میں اس کا سارا علم پی لیتے تھے:

إِنَّهُ أَقَامَ عِنْدَ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ ثَمَانِيَةَ أَيَّامٍ فَقَالَ لَهُ فِي الْيَوْمِ الثَّامِنِ: ارْتَحِلْ يَا أَعْمَى فَقَدْ نَزَفْتَنِي۔[vii]

ایک مرتبہ سعید بن مسیب کے پاس جاکر چند دنوں کے لیے قیام کیا اوران سے اس قدر سوالات کیے کہ انہوں نے آٹھ ہی دن کے اندر گھبرا کر ان سے کہا کہ اب جاؤ تم نے میرا سارا علم خالی کرلیا۔

آپ نے حضرت انس بن مالک ، ابو سعید خدری ، ابن سیرین ، عطاء بن ابورباح، عکرمہ ، سعید بن مسیب اور حسن بصری سے روایات ذکر کی ہیں۔ اور اسی طرح ایوب سختیانی، معمر بن عبد الرزاق ، ہمام بن یحیی ، سعید بن عروبہ اور امام اوزاعی وغیرہ سے بھی روایات مذکور ہیں۔

OPEN ACCESS

CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 2 (April-June, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: June 2, 2025

تلامذہ

ان کے کمالات کی وجہ سے ان کی ذات مرجع خلائق بن گئی تھی، سینکڑوں تشنگان علم ان کے حلقہ درس سے سیر اب ہوئے، ان کی فہرست نہایت طویل ہے، بعض قابل ذکر نام یہ ہیں:

أيوب السختياني وسليمان التيمي وجرير بن حازم وشعبة ومسعر ويزيد بن إبراهيم التستري ويونس الإسكاف وأبو هلال الراسبي وهشام الدستوائي ومطر الوراق وهمام بن يحيي وعمرو بن الحارث المصري ومعمروشيبان النحوي وسلام بن أبي مطيع وسعيد بن أبي عروبة و أبان بن يزيد العطار وحصين بن ذكوان المعلم وحماد بن سلمة والأوزاعي وعمربن إبراهيم العبدي وعمران القطان-----[viii]

علمی حیثیت:

امام قتادہ پیدائشی نابینا ہونے کے باوجود بہت سی خداداد صلاحیتوں کے مالک تھے، اللہ تعالی نے انہیں قوی حافظے کی دولت سے نوازا تھا، وہ علم حدیث، علم تفسیر، میں بلند مقام رکھتے تھے۔ امام قتادہ کی علمی حیثیت کے متعلق علماء کے اقوال درج ذیل ہیں۔

معمر لکھتے ہیں:

أقام قتادة عند سعيد بن المسيب ثمانية أيام فقام له في اليوم الثالث: ارتحل يا أعمى فقد أنزفتني. قال قتادة: ما قلت نحدث قط: أعد علي وما سمعت أذناي قط شيئا إلا وعاه قلبي-[ix]

امام قتادہ نے حضرت سعید بن مسیب کے پاس آٹھ دن قیام کیا۔ انہوں نے تیسرے دن کہا اے نابینا یہاں سے کوچ کر جاؤ تم نے مجھے لا جواب کر دیا۔ امام قتادہ نے کہا حضرت میں نے کبھی کسی محدث سے یہ نہیں کہا کہ حدیث دوبارہ دہرا دیجئے۔ میرے کانوں نے ایسی کوئی چیز نہیں سنی جو میرے دل (یعنی حافظہ) میں محفوظ نہ کی گئی ہو۔

ابن سیرین فرماتے ہیں:

قتادة أحفظ الناس-[x]

"قتادہ لوگوں میں سب سے زیادہ حافظہ والے تھے"۔

شعبہ لکھتے ہیں:

قصصت على قتادة سبعين حديثا كلها يقول فيها"[xi]

جس نے امام قتادہ کو ایک بار ستر احادیث بیان کیں آپ نے ساری بیان کر دیں"۔

.معمر کہتے ہیں:

قلت للزهري أقتادة أعلم عندك أم مكحول قال لا بل قتادة-[xii]

"میں نے زہری سے پوچھا کہ آپ کے ہاں قتادہ بڑے عالم ہیں یا مکحول؟ فرمایا! قتادہ بڑے عالم ہیں۔ مکحول کے پاس تو تھوڑا سا علم ہے"۔

بکیر بن عبد اللہ الحزنی فرماتے ہیں:

OPEN ACCESS

CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 2 (April-June, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: June 2, 2025

ما رأيت الذي هو أحفظ منه ولا أجدر أن يؤدي الحديث كما سمعه۔[xiii]

میں نے قتادہ سے زیادہ حافظے والا شخص کبھی نہیں دیکھا۔ وہ جیسے حدیث سنتے اسے ویسے ہی روایت کرتے تھے"۔

ابن سعد فرماتے ہیں کہ:

كان ثقة مأمونا حجة في الحديث وكان يقول بشيء من القدر۔[xiv]

"قتادہ ثقہ تھے اور حدیث کے معاملہ میں ذرا کمزور رائے رکھتے تھے"۔

ابن حبان "الثقات" میں لکھتے ہیں:

كان من علماء الناس بالقرآن والفقه ومن حفاظ أهل زمانه۔[xv]

"قتادہ قرآن اور فقہ کے بڑے عالم تھے اور اپنے زمانے کے حافظ حدیث شمار ہوتے تھے"۔

عبدالرزاق معمر سے روایت کرتے ہیں کہ:

"قتادہ مستحب سمجھتے تھے کہ احادیث مبارکہ بغیر وضو کے نہ پڑھی جائیں"۔

مطر الوراق کہتے ہیں:

ما زال قتادة متعلما حتى مات۔[xvi]

قتادہ موت تک علم حاصل کرتے رہے"۔

کتاب کے مندرجات:

یہ کتاب ٹوٹل 68 صفحات پر مشتمل ہے جس میں 24صفحات مقدمہ، 3 مخطوطہ کے عکس اور 23صفحات متن جبکہ باقی صفحات فہرست اور مصادر و مراجع پر مشتمل ہیں مقدمہ میں محقق نے نسخ کے لغوی، اصطلاحی معنی اور نسخ کا محل، نسخ اور بداء میں فرق، نسخ اور تخصیص میں فرق اور اس علم کی فضیلت، اس کے بعد نسخ پر لکھی جانے والی کتب کے مؤلفین کی فہرست زمانی اعتبار سے درج کی ہے جس میں 71 ناسخ و منسوخ کے مؤلفین کے اسماء ذکر ہیں اور 4 ان کتابوں کا تذکرہ کیا جس میں ناسخ و منسوخ کی بحث کا نچوڑ پیش کیا گیا ہے۔

اس کے بعد قتادہ بن دعامہ کے حالات و واقعات کو ذکر کیا ہے اور کتاب الناسخ والمنسوخ کے بارے بات کرتے ہوئے اس کتاب کے ثقہ اور مصدر ہونے پر ابن سلامہ اور علامہ زرکشی کے اقوال ذکر کیے ہیں۔

کتاب کی بنیادی حیثیت:

یہ کتاب تمام علوم القرآن کی کتب اور تفاسیر قرآن اور بالخصوص ناسخ و منسوخ پر لکھی جانی والی کتب کیلیے ایک ماخذ کی حیثیت رکھتی ہے جس نے بھی ناسخ منسوخ آیات سے بحث کی ہے اپنی کتاب میں امام قتادہ بن دعامہ کی روایت کو ضرور ذکر کیا ہے چاہے وہ جامع البیان فی تاویل آی القران امام طبری کی ہو یا الناسخ والمنسوخ ابو جعفر نحاس کی ہو یا پھر الایضاح لناسخ القرآن و منسوخہ مکی بن ابی طالب کی ہو اسی طرح البرہان علامہ زرکشی کی، الغرض اس موضوع پر جس نے بھی قدم اٹھایا قتادہ بن دعامہ کی روایت کے ذکر کے بغیر نہ رہا جیسا کہ محقق لکھتے ہیں:

"ذکر ابن سلا مة کتاب قتاده بین المصادر التی استمد منها کتابه،ولکنه
اضاف الی ذالک ان راوی الکتاب عن قتادة هو سعید بن ابی عروبة وهو
اثبت الناس روا یة عن قتادة" [xvii]

OPEN ACCESS

CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 2 (April-June, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
June 2, 2025

ابن سلامہ نے ذکر کیا ہے کہ قتادہ کی کتاب ان مصادر میں سے ہے جس پر اعتماد کیا جا سکتا ہے لیکن انہوں نے اس کتاب کی اضافت سعید بن ابی عروبہ کی طرف کی ہے۔

اسی طرح علامہ زرکشی کا قول ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"وذکر الزرکشی قتادة علی را س الذین الفوفی الناسخ والمنسوخ"[xviii]

اور زرکشی نے ذکر کیا ہے کہ جن لوگوں نے ناسخ منسوخ پر تالیفات مرتب کی ہیں قتادہ ان کے سردار ہیں۔

اس کتاب میں جتنی روایات موجود ہیں یہ اوائل زمانہ کی لکھی جانی والی کتب ناسخ و منسوخ اور تفاسیر میں بکثرت پائی جاتی ہیں جو کہ اس کی کتاب کو مزید پختہ کرتی ہیں

خصائص وامتیازات:

(1)ترتیب توقیفی کے اعتبار سے ناسخ و منسوخ آیات کا اہتمام کیا گیا ہے۔
(2)منسوخ آیات کی تشریح میں شان نزول اور مسئلہ کے پس منظر کو واضح کیا گیا ہے۔
(3)اس تالیف کی خصوصیت یہ بھی ہے کہ عام و سادہ سلیس عربی کا استعمال کیا گیا ہے جو کہ مبتدی طالب علم بھی آسانی سے سمجھ سکتا ہے۔
(4)مفردات قرآنیہ کی توضیح و تشریح کا اہتمام کیا گیا ہے۔
(5)سند احادیث کا اہتمام کیا گیا ہے۔
(6)منسوخ آیت لکھنے کے بعد "نسخت ھذہ الایۃ" کے ذریعے اس کے نسخ کو بیان کیا گیا ہے۔
(7)ہر آیت لکھنے سے قبل ''عن قولہ عزوجل'' کے الفاظ کا اہتمام کیا گیا ہے۔
(8) قرآنی آیات کی وضاحت میں تفسیر القرآن بالقرآن یا تفسیر القرآن بالحدیث کے ذریعے کی گئی ہے۔
(9) اسماء الرجال کی وضاحت حاشیہ میں مختصر مگر جامع پیرائے میں کروائی گئی ہے۔
(10) فقہی احکام کی مختصر وضاحت پیش کی گئی ہے۔
(11) منسوخ آیت ذکر کرنے کے بعد ناسخ کو "ثم انزل اللہ" کہہ کر شروع کیا گیا ہے۔
(12) آیات قرآنیہ کو قوسین کے اندر ذکر کیا گیا۔
(13) فقہاء کے لیے" اہل العلم" کی اصطلاح استعمال کی گئی ہے۔
(14)آخری نازل کردہ وحی کے تعین میں مختلف اقوال ذکر کیے گئے۔
(15) مدنی سورتوں کو بیان کیا گیا ہے۔
(16) قرآن حکیم میں اسباع القرآن (منازل سبعہ) کا مقامات کی وضاحت پیش کی گی ۔
(17)کتاب کے آخر میں مصادرومراجع کو حروف ابجد کے اعتبار سے مرتب کیا گیا ہے ۔
(18) قاری حضرات کی آسانی کے لیے کتاب کی فہرست بندی" فہرست المحتویات" کے عنوان سے کتاب کے آخر میں پیش کی گئی ہے ۔

کتاب کا منہج واسلوب:

یہ بات روزروشن کی طرح عیاں ہے کہ جب بھی کوئی شخص کسی موضوع یا عنوان پر کوئی کتاب لکھنا چاہتا ہے تو متعلقہ عنوان کے بارے میں اس کے ذہن میں ایک نقشہ اور الفاظ کا ذخیرہ موجود ہوتا ہے جن کو زیر بحث لا کر اس موضوع پر لکھنا ضروری سمجھتا ہے اور ان باتوں کو احسن انداز میں

OPEN ACCESS

CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 2 (April-June, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
June 2, 2025

پیش کرنے اور اس کی توضیح و تشریح میں ایسا اسلوب اور منہج اختیار کرتا ہے جس کی بدولت اس بحث کو آسان فہم انداز میں پیش کیا جاسکے تا کہ قاری حتی المقدور اس سے استفادہ کر سکے۔

قتادہ بن دعامہ کی کتاب الناسخ والمنسوخ کو محقق نے اس انداز میں پیش کیا کہ کتاب کے شروع میں ایک مقدمہ لکھ کر اس علم کی معرفت اور اہمیت کو واضح کر دیا پھر اس کتاب کی مزید پختگی کے لیے سند روایت کو پیش کیا تا کہ اوہام واشکال سے منزہ ہو سکے۔

ایک جلد اور 68 صفحات پر مشتمل کتاب میں موصوف نے ترتیب توقیفی کے اعتبار سے سورتوں میں موجود ناسخ منسوخ آیات کو بیان کرتے ہوئے عام سادہ فہم عربی تشریح و توضیح اس انداز میں فرمائی کہ شان نزول، مسئلہ کا پس منظر کے ساتھ ساتھ فقہی احکام کو بھی اختصاراًواضح کر دیا اور حاشیہ میں تفسیر طبری، ابن جوزی، ابن سلامہ اور نحاس و مکی کی کتب کے حوالہ جات نقل کرنے کے ساتھ اسماء الرجال کی بھی وضاحت پیش کرتے رہے۔

یہ اس کتاب کا اجمالی تعارف تھا اب فاضل کے اختیار کردہ منہج و اسلوب کے بعض اہم پہلوؤں کو اختصار کے ساتھ پیش کیا جاتا ہے۔

محل نسخ کی تعیین:

علماء میں یہ مسئلہ مختلف فیہ رہا ہے کہ اخبار محل نسخ ہے یا نہیں ؟جمہور علماء کے ہاں تو اخبار میں نسخ نہیں ہے بلکہ اوامر و نواہی میں ہے اور مصنف بھی جمہور کے ساتھ نظر آتے ہیں اور اس کی تائید میں روایات پیش کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

> **"حدثنا همام ،رجل يقال له ابوعبدالله قال سمعت السدى يقول ماكان في القرآن من خبر فانما اخبر به العليم الخبير بعلم فليس منه منسوخ انما هو من الاخبارواخبرعن الامم الماضية ماصنعوا وما صنع بهم وعما هو كائن بعد فناء الدنيا فانما المنسوخ فيما احل او حرم"[xix]**

> ہمام نے ابو عبد اللہ سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے سدی سے سنا ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ قرآن میں جو کچھ بھی خبر ہے جس کو علیم خبیر ذات نے بیان کیا ہے اس سے میں سے کوئی بھی منسوخ نہیں ہے کیونکہ اخبار میں امم سابقہ کے احوال ذکر کیے گئے ہیں جو انہوں نے کیے ہیں یا ان کے ساتھ کیے گئے ہیں۔ اور اسی طرح ان احکام میں سے کوئی بھی منسوخ نہیں ہے جو دنیا کے ختم ہونے کے بعد ہونے والا ہے۔ لہذا ناسخ و منسوخ کا تعلق صرف احکام اور حرام و حلال سے ہے۔

منسوخ آیات کی تعیین میں منہج:

نسخ کے معنی کے بارے ہمارے اسلاف میں دو طرح کے منہج پائے جاتے ہیں ،ایک منہج متقدمین کا ہے جو نسخ کا وسیع معنی میں لیتے ہوئے تبیین المجمل ،تقیید المطلق اور تخصیص العام وغیرہ کو نسخ میں شمار کرتے ہیں جبکہ دوسرا منہج متاخرین کا ہے جو ان تمام چیزوں کو نسخ شمار نہیں کرتے بلکہ اس کیلئے مخصوص اصطلاح استعمال کرتے ہیں یہی وجہ منسوخ آیات کی تعداد میں کمی بیشی کا سبب بنتی ہے

امام قتادہ بن دعامہ کی یہ کتاب بھی متقدمین کے منہج کی عکاسی کرتی ہے جس میں 34 آیات کو منسوخ قرار دیا گیا ہے جبکہ اس کو متاخرین کے منہج پر دیکھا جائے تو بہت کم آیات منسوخ قرار پاتی ہیں مثال کے طور شاہ ولی اللہ کے کے منہج کے مطابق صرف 3 آیات ہی منسوخ بنتی ہیں اور اگر امام جلال الدین سیوطی کے منہج کو سامنے رکھ کر دیکھیں تو 14 آیات منسوخ نظر آتی ہیں ۔

اس کے علاوہ دیگر آیات تقیید المطلق ، تبیین المجل یا تخصیص العام پر دلالت کرتی ہیں ۔ایک مثال ملاحظہ ہوں :

OPEN ACCESS

CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 2 (April-June, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: June 2, 2025

سورہ البقرہ کی آیت "وَ بُعُوْلَتُهُنَّ اَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ فِیْ ذٰلِكَ "([xx])(اور ان کے شوہر اس مدت کے اندر انہیں پھیر لینے کا حق رکھتے ہیں) کے بارے قتادہ بن دعامہ لکھتے ہیں:

ای فی القروءالثلاثة([xxi])یعنی تیسرے حیض میں تو اس میں سے تین طلاقوں والی عورت کا حکم منسوخ ہو گیا، اللہ تعالی کے اس فرمان کے سبب "فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهٗ مِنْۢ بَعْدُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَیْرَهٗ ؕ- "(پھر اگر شوہر بیوی کو (تیسری) طلاق دیدے تو اب وہ عورت اس کیلئے حلال نہ ہوگی جب تک دوسرے خاوند سے نکاح نہ کرے)۔

اب یہاں پر" بعولتهن " والی آیت عموم دلالت کرتی ہے کہ کوئی بھی شوہر چاہے اس نے تین طلاقیں دی ہوں یا پھر ایک، دو، وہ اپنی زوجہ سے رجوع کر سکتا ہے جبکہ "فان طلقھا " والی آیت نے اس کی تخصیص کر دی کہ ایک طلاق دی ہو یا دو پھر تو رجوع کیا جا سکتا ہے لیکن تیسری طلاق کے بعد نہیں۔۔۔ جیسا کہ ڈاکٹر مصطفی زید اپنے تحقیقی مقالہ میں تفسیر طبری کے حوالے سے لکھتے ہیں:

"وهذه الدعوى - أيضاً - تخصيص وليست نسخاً ؛ ذلك أنها خصصت الذين يحق لهم أن يراجعوا زوجاتهم بأنهم الذين طلقوا مرتين أو واحدة ، بعد أن كان عموم قوله : ﴿ وَبُعُولَتُهُنَّ أَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ فِي ذَلِكَ) شاملا لكل مطلق ولو ثلاثا"[xxii]

ترتیب توقیفی کے لحاظ سے ناسخ منسوخ آیات کی وضاحت:

کتاب الناسخ والمنسوخ میں سورتوں مصحف کی ترتیب کے لحاظ (مثلاً سورۃ بقرہ سے سورہ مزمل تک) سے منسوخ آیات کو ذکر کیا گیا اور اس کے بعد متصل ناسخ آیت کو درج کیا گیا ہے تا کہ ہر ناسخ منسوخ کے طالب علم کے لیے آسانی ہو سکے، اس کتاب میں ٹوٹل 17 سورتوں میں 34 منسوخ آیات پر 31 ناسخ آیات کو ذکر کیا گیا ہے۔

سند روایات کا اہتمام:

اس کتاب میں ھمام بن یحیٰی اپنے شیخ کی روایت کو بھی جا بجا مقام پر حدثنا، سمعت اور عن فلاں کے الفاظ سے ذکر کرتے ہیں جیسا کہ:

"وَمَنْ كَانَ مَرِیْضًا اَوْعَلٰى سَفَرٍفَعِدَّةٌ مِّنْ اَیَّامٍ اُخَرَؕ"[xxiii]

اور جو بیمار ہو یا سفر میں ہو تو اتنے روزے اور دنوں میں رکھے۔

کے تحت حاملہ اور مریضہ عورت کے بارے لکھتے ہیں۔

"حدثنا قتادة عن يزيد بن عبد الله اخی مطرف بن عبد الله ان النبی رخص للحبلى والمرضع"[xxiv]

ہمیں قتادہ نے بیان کیا وہ یزید بن عبد اللہ جو کہ مطرف بن عبد اللہ کے بھائی ہیں، سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے حاملہ اور دودھ پلانے والی کو (روزہ چھوڑنے کی) رخصت دی ہے۔

اسی طرح سورۃ النساء کی آیت نمبر 8 کے تحت یوں سند ذکر کرتے ہیں:

"عن قتادہ عن سعيد ابن المسيب انه قال انها مسنوخة كانت قبل الفرائض" [xxv]

OPEN ACCESS

CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 2 (April-June, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: June 2, 2025

قتادہ سے روایت ہے وہ سعید بن مسیب سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں کہ یہ آیت منسوخ ہے یہ حکم فرائض (میراث کے حکم) سے پہلے کا تھا۔

اور اسی طرح سورہ احقاف کی آیت: وَ مَاۤ اَدۡرِیۡ مَا یُفۡعَلُ بِیۡ وَ لَا بِکُمۡ[xxvi] (اور میں نہیں جانتا کہ میرے ساتھ کیا کیا جائے گا اور تمہارے ساتھ کیا ہو گا؟) لکھ کر ناسخ آیت: اِنَّا فَتَحۡنَا لَکَ فَتۡحًا مُّبِیۡنًا[xxvii] (بیشک ہم نے تمہارے لیے روشن فتح کا فیصلہ فرمادیا۔) کے تحت صورت مسئلہ کو بیان کرتے ہوئے یوں روایت نقل کرتے ہیں:

"عن قتادہ عن انس بن مالک ان هذه الاية نزلت على رسول الله مرجعه من الحديبيه والنبى واصحابه مخالطون الحزن والكابة"[xxviii]

قتادہ سے مروی ہے کہ وہ انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں کہ یہ آیت رسول اللہ ﷺ پر حدیبیہ سے واپس لوٹ رہے تھے تو یہ نازل ہوئی جب رسول اللہ ﷺ اوراصحاب کو غم اور اکتاہٹ لاحق ہو رہی تھی تو اصحاب رسول نے اپنی قربانیاں کیں۔

رواۃ کے احوال کی وضاحت:

محقق نے اس کتاب میں جہاں کہیں کسی راوی کا ذکر ہے وہیں پر حاشیہ میں اس راوی کے مشہور نام یا احوال کو بھی ذکر کیا ہے جس میں سے چند ایک مثالیں درج ذیل ہیں۔

(1) جیسا کہ صفحہ نمبر 39 پر حاشیہ میں "الاشعری" کے تحت آپ کے نام اور علم و مرتبہ کو واضح کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"هو موسى عبد الله بن قيس، من فقهاء الصحابه توفى سنه 42ھ"[xxix]

وہ موسی عبد اللہ بن قیس ہیں جو کہ فقہاء میں سے ہیں آپ کی وفات 42 ہجری کو ہوئی۔

(2) اسی طرح صفحہ نمبر 46 پر حضرت انس بن مالک کے بارے میں یوں رقم طراز ہیں۔

"انس بن مالك خادم رسول الله ﷺ توفى سنه 93ھ "[xxx]

انس بن مالک اللہ کے رسول کے خادم ہیں جن کی وفات 93 ہجری کو ہوئی۔

(3) حدثنا همام رجل يقال له ابو عبيد الله قال سمعت السدى۔ الخ میں السدی کو واضح کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"هو اسماعيل بن عبد الرحمن من رواة الحديث توفى 127ھ"[xxxi]

وہ اسماعیل بن عبد الرحمن ہیں جو کہ حدیث کے راویوں میں سے ہیں ان کی وفات 127 ہجری کو ہے۔

(4) حدثنا ھمام عن الکلبی میں "الکلبی" سے مراد کے بارے میں لکھتے ہیں:

"هو محمد بن السائب النسابة المفسر توفى سنة 146ھ"[xxxii]

(5) اور صفحہ نمبر 52 پر حدثنا ھمام عن الکلبی عن ابی صالح وسعید بن جبیر میں "ابی صالح" سے مراد کو واضح کرتے ہوئے یوں رقمطراز ہیں:

"هوباذام (ويقال باذان) مولى ام هانى بنت ابى طالب"[xxxiii]

اور سعید بن جبیر کے حالات کو یوں بیان کرتے ہیں۔

"تابعى ثقة قتله الحجاج سنة 92ھ"[xxxiv]

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 2 (April-June, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: June 2, 2025

سلیس وسادہ عبارت:

اس کتاب کی خصوصیت یہ بھی ہے کہ اس میں نہایت سادہ وسلیس عبارت کا استعمال کیا گیا ہے کہ کہیں بھی غریب و پیچیدہ الفاظ کا استعمال نہیں کیا گیا اور نہ ہی تشبیہات واستعارات کا استعمال کیا کہ جس سے عام، سادہ فہم افراد کے لیے دقت کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔اگرچہ یہ ایسے زمانہ کی کتاب ہے جو فصاحت و بلاغت کا زمانہ کہا جاتا ہے لیکن پھر بھی ایسی عربی استعمال کی گئی جو کہ مبتدی کو اس کتاب کو سمجھنے میں آسانی فراہم کرتی ہے۔سورہ عنکبوت میں اللہ تعالیٰ کے فرمان:

"وَلَا تُجَادِلُوْٓا اَهْلَ الْكِتٰبِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ "[xxxv]

"اور اے مسلمانو!اہل کتاب سے بحث نہ کرو مگر بہترین انداز پر"

کے بعد لکھتے ہیں:

"نهاهم عن مجادلة التی فی هذه الآیة ،ثم نسخ ذالک بعد فی براءة فقال: قاتلواالذین لایؤمنون بالله ولا بالیوم الآخر"[xxxvi]

اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں ان کو اہل کتاب کے ساتھ مجادلہ(باہمی جھگڑا)سے منع فرمایا دیا لیکن بعد میں سورہ براءہ کی اس آیت قاتلوا الذین ۔۔۔الخ سے اس حکم کو منسوخ کر دیا اور مجادلہ تلوار سے زیادہ سخت نہیں ہے یعنی جہاد بالسیف یا قتال بالسیف مجادلہ سے زیادہ سخت ہے۔

تفسیر القرآن میں اصولی منہج کا اہتمام:

قرآن حکیم کی کسی بھی آیت کی تفسیر ہو یا اس سے احکام کا فہم لینا ہو نزول قرآن سے لیکر آج تک یہی طریقہ چلتا آرہا ہے کہ سب سے پہلے قرآن کی تفسیر قرآن سے پھر قرآن کی تفسیر حدیث سے اور پھر اقوال صحابہ سے کی جاتی ہے اس کتاب کے اندر بھی ناسخ و منسوخ آیات کی وضاحت میں اسی اسلوب کو سامنے رکھا گیا ہے جیسا کہ سورہ احقاف کی آیت" وَ مَآ اَدْرِيْ مَا يُفْعَلُ بِيْ وَ لَا بِكُمْ"(xxxvii)کی ناسخ آیت"اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا"([xxxviii])کے تحت حضرت انس کی روایت ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

"فحدثهم انس ان رسول الله صلی الله علیه واله وسلم قال لا صحابه:انزلت علی آیة احب الی من الدنیا جمیعا:فتلاها نبی الله ﷺفقال رجل من القوم:هنیئا مریئا یا نبی الله قد بین الله عزوجل لک ما یفعل بک فماذا یفعل بنا؟فانزل الله عزوجل لِّيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَ يُكَفِّرَ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ-وَ كَانَ ذٰلِكَ عِنْدَ اللّٰهِ فَوْزًا عَظِيْما"[xxxix]

تو حضرت انس ان سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے اصحاب سے کہا کہ مجھ پر ایک ایسی آیت نازل ہوئی ہے جو ساری دنیا سے زیادہ محبوب ہے پھر آپ نے اس آیت(انا فتحنا) کی تلاوت فرمائی تو جماعت میں سے ایک آدمی نے کہا کہ اے اللہ کے نبی آپ کو مبارک ہو کہ رب تعالیٰ نے بیان فرمایا جو آپ کے ساتھ کیا جائے گا لیکن ہمارے ساتھ کیا کیا جائے گا؟۔

تو پھر یہ آیت لیدخل المؤمنین الخ نازل ہوئی کہ:

OPEN ACCESS

CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 2 (April-June, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: June 2, 2025

’’اللہ تعالیٰ مؤمن مردوں اور مومنہ عورتوں کو جنت میں داخل فرمائے گا جس کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی وہ ہمیشہ اس میں رہیں گے اور اللہ تعالیٰ ان کے گناہوں کو مٹادے گا یہ اللہ تعالی کے ہاں بہت بڑی کامیابی ہے۔

طوالت سے احتراز:

اس کتاب میں تمام سورہ مبارکہ کی ناسخ منسوخ آیات کو بیان کرتے ہوئے اختصار کو پیش نظر رکھا گیا غیر ضروری اقوال اور جا بجا اختلافی اقوال کو ذکر کرنے سے گریز کیا گیا حتیٰ کہ کہیں ایک سے زائد قرآنی آیات ہوں یا کوئی لمبی آیت ہو تو ابتدائی الفاظ لکھنے کے بعد "الی۔۔" لکھ کر آخری لفظ کو لکھ دیا ہے۔ اس کی چند ایک مثالیں ملاحظہ ہوں۔

جیسے سورہ الانعام کی آیت" وَ ذَرِ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَهُمْ لَعِبًا وَّ لَهْوًا وَّ غَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا"([xl])(اور آپ چھوڑ دیجئے ان لوگوں کو جنھوں نے آپ کے دین کو لھو ولھب بنایا۔)

ذکر کرنے کے بعد لکھتے ہیں:

" ثم انزل الله في براءة فامر بقتالهم"

پھر اللہ تعالی سورہ براء کی آیت نازل فرمائی اور ان سے قتال کا حکم دیا۔

اب یہاں ناسخ آیت کو ذکر کرنے کی بجائے فقط یہ کہہ دیا "فامر بقتالہم" کہ پھر ان سے قتال کا حکم دیا۔
اسی طرح جہاں کہیں چند آیات اکٹھی ہوں یا بڑی آیت ہو تو پہلے چند الفاظ ذکر کرنے کے بعد "الی۔۔۔" لکھ کر آخری لفظ ذکر کر دیتے ہیں:
ملاحظہ ہوں سورہ نساء کی آیت نمبر 15-16 کو نقل کرتے ہوئے یوں رقمطراز ہیں:

"وَ الّٰتِيْ يَاْتِيْنَ الْفَاحِشَةَ مِنْ نِّسَآىِٕكُمْ فَاسْتَشْهِدُوْا عَلَيْهِنَّ اَرْبَعَةً مِّنْكُمْ ۚ
-الی اَوْ يَجْعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِيْلًا"[xli]

یعنی "اربعۃ" کے بعد قرآنی آیت کا کچھ حصہ:
فَاِنْ شَهِدُوْا فَاَمْسِكُوْهُنَّ فِي الْبُيُوْتِ حَتّٰى يَتَوَفّٰىهُنَّ الْمَوْتُ کو حذف کر دیا۔[xlii]

فقہی مسائل کا استنباط و استخراج:

اس کتاب میں جہاں ناسخ منسوخ آیت کو بیان کیا گیا ہے وہیں فقہی مسئلہ کی بھی کئی مقامات پر وضاحت کی گئی ہے جیسا کہ سورہ بقرہ کی آیت 184-183 "يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ" (اے ایمان والو تم پر روزے فرض کیے گئے جیسے اگلوں پر فرض ہوئے تھے کہ کہیں تمہیں پرہیز گاری ملے) کے تحت لکھتے ہیں کہ:

"كانت فيها رخصة الشيخ الكبير والعجوز الكبيرة ومما لايطيقان الصوم ان يطعما مكان كل يوم مسكينا او يفطرا"[xliii]

اس آیت میں بوڑھے مرد اور بوڑھی عورت جو روزہ رکھنے کی طاقت نہیں رکھتے ان کے لیے رخصت ہے کہ وہ ہر روز ایک مسکین کو کھانا کھلا دیں۔

پھر یہ آیت فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ ۭ-[xliv](تو تم میں جو کوئی یہ مہینہ پائے ضرور اس کے روزے رکھے) سے منسوخ ہو گئی[xlv]

OPEN ACCESS

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 2 (April-June, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
June 2, 2025

اس کے بعد آپ فقہی مسئلہ کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

> کہ اہل علم کی رائے یہ ہے کہ جو بوڑھا مرد یا بوڑھی عورت کھڑے ہونے کی طاقت نہیں رکھتی وہ ہر روز ایک مسکین کو کھانا فدیہ دے گی اور حاملہ عورت جسے اپنے حمل (کے کمزور ہونے) کا خوف ہو اور دودھ پلانے والی جب اپنے بچے کا (بھوکے رہنے یا اس کی وجہ سے خود کمزور ہونیکا) خوف کھائے (تو ان کے لیے بھی یہی رخصت ہے کہ دو دوسرے ایام میں روزہ رکھ لیں)۔[xlvi]

قرآنی آیات کی لغوی ومفہومی وضاحت:

قرآن حکیم کے بعض الفاظ اور جملے ایسے ہوتے ہیں کہ جن کی معرفت کے لیے عام شخص کو تفاسیر یا لغات کی طرف رخ کرنا پڑتا ہے لیکن اس کتاب کے اندر جہاں منسوخ حکم کی وضاحت کی گئی ہے وہیں پر مشکل الفاظ کے معانی اور آیت کے مفہوم کو بھی آسان پیرائے میں درج کیا گیا ہے۔ جیسا کہ سورہ بقرہ کی آیت:

> وَ حَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهٗ[xlvii] (اور اے مسلمانو! تم جہاں کہیں ہو اپنا منہ اسی کی طرف کرو) میں لغوی معنی کی وضاحت کرتے ہوئے "شطرہ" کا معنی "تلقاءہ" کرتے ہیں۔

اسی طرح لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا-(xlviii) (اللہ کسی جان پر اس کی طاقت کے برابر ہی بوجھ ڈالتا ہے) کے بعد "وسعھا" کا معنی کرتے ہوئے لکھتے ہیں "ای طاقتھا" ہے۔

یوں ہی آپ الفاظ کی مفہومی بحث بھی ذکر کرتے ہیں جیسے سورہ نمل کی آیت:

تَتَّخِذُوْنَ مِنْهُ سَكَرًا وَّ رِزْقًا حَسَنًا[xlix]- (کہ اس سے تم نبیذ اور اچھا رزق بناتے ہو)

میں "الرزق اور سکر" کی تعریف کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

> "فاما الرزق فهو ما احل مما ياكلون وينبذون ويخللون ويعصرون واما السكر فهو خمر الاعاجم"
>
> پس رزق وہ ہے جو حلال چیزوں سے کھایا اور پی لیا جاتا ہے اور پھلوں سے نچوڑا جاتا ہے جبکہ سکر اہل عجم کے ہاں خمر ہے۔

تخصیصی الفاظ:

اس کتاب میں ناسخ ومنسوخ آیات کی وضاحت بڑے آسان انداز میں کی گئی ہے اس کتاب کے قاری کے لیے یہ امر مشکل نہیں ہے کہ اس بات کو پہچاننے کی کوشش کرے کہ کونسی آیت منسوخ ہے اور کونسی ناسخ کیونکہ مؤلف نے ہر منسوخ آیت کو لکھنے کے بعد دو طرح کے الفاظ استعمال کیے ہیں جن سے منسوخ اور ناسخ آیت کی پہچان ہوتی ہے۔

(1)نسخت هذه الاية یا نسخ اور نسختها

(2)ثم انزل الله

چند ایک مثالیں درج ذیل ہیں۔

سورہ آل عمران کی آیت

OPEN ACCESS

CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 2 (April-June, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: June 2, 2025

يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللہَ حَقَّ تُقٰتِہٖ وَ لَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ [li] (اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو جیسا اس سے ڈرنے کا حق ہے اور ضرور تمہیں موت صرف اسلام کی حالت میں آئے)

کے بعد متصل لکھتے ہیں:

"نسختها الاية التی فی التغابن فَاتَّقُوا اللہَ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَ اسْمَعُوْا وَ اَطِيْعُوْا"([lii]) (تو اللہ سے ڈرو جہاں تک تم سے ہو سکے اور سنو اور حکم مانو)

اس آیت کو سورہ تغابن کی آیت فااتقواللہ۔۔ الخ نے منسوخ کر دیا ہے یعنی ایسے الفاظ کو استعمال کرتے ہیں جو صراحتاً نسخ پر دلالت کرتے ہیں۔

اسی طرح "ثم انزل" کے الفاظ بھی استعمال کرتے ہیں جیسا کہ سورۃ الاسراء کی آیت:

"وَ لَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ حَتّٰى يَبْلُغَ اَشُدَّهٗ"[liii]

اور یتیموں کے مال کے پاس نہ جاؤ مگر بہت اچھے طریقہ سے حتّٰی کہ وہ اپنی جوانی (کی عمر) کو پہنچ جائے۔

کے بعد لکھتے ہیں:

"ثم انزل الله عزوجل الآية فی سورة البقرة" [liv]

پھر اللہ تعالیٰ نے سورہ بقرہ کی آیت نازل فرمائی:

"وَاِنْ تُخَالِطُوْهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ وَاللہُ يَعْلَمُ الْمُفْسِدَ مِنَ الْمُصْلِحِ-"[lv]-

(اور اگر اپنا ان کا خرچ ملالو تو وہ تمہارے بھائی ہیں)

دیگر کتب پر اثرات

ناسخ و منسوخ پر کثیر مؤلفین نے قلم اٹھایاہے اور اپنے اپنے منہج اور اسلوب کے مطابق تصانیف مرتب کی ہیں جن میں ایک نام قتادہ بن دعامہ کا ہے جن کی کتاب اس فن میں ام الکتاب کا درجہ رکھتی ہے اور اس فن پر لکھی جانی والی کتب میں سب سے اول نام اسی کا ہی آتا ہے اس بات میں مبالغہ آرائی نہیں ہوگی اگر یہ کہا جائے کہ اس فن میں کوئی ایسی کتاب نہیں جس میں اس کتاب سے فائدہ نہ اٹھایا گیا ہو اور اسی طرح فن تفسیر میں کثیر مفسرین نے قتادہ بن دعامہ کی بیان کردہ روایات کو بڑے اہتمام کے ساتھ بیان کیا ذیل میں ان کتابوں کا تذکرہ کیا جائے گا جنھوں نے بڑے اہتمام کے ساتھ اس فن میں صاحب کتاب کی روایات کو ذکر کیا ہے۔

تفسیر طبری:

اس کتاب میں موجود بہت ساری منسوخ آیات اور ناسخ آیات کے تحت آپ نے ان کے مواضع پر عن قتادہ یا قال قتادہ کے الفاظ سے ذکر کیے ہیں اور ایک دو جگہ چند ایک لفظی تبدیلی نظر آتی ہے لیکن مفہوم وہی ہے جو اس کتاب میں موجود ہے، چند ایک مثالیں ذکر کی جاتی ہیں: اس کتاب میں ذکر کردہ پہلی آیت "تحویل قبلہ میں" شطرہ "کی تفسیر میں ذکر فرماتے ہیں:

"عن سعيد، عن قتادة: (فول وجهك شطر المسجد الحرام) اي تلقاء المسجد الحرام "[lvi]

قتادہ سے مروی ہے کہ پس آپ اپنے چہرے کو مسجد حرام کیطرف پھیر لیں یعنی شطر "تلقاء" الفاظ کے معنی میں ہیں۔

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 2 (April-June, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
June 2, 2025

اسی طرح سورۃ النساء کی آیت 8 "واذا حضر القسمة" کے منسوخ ہونے کے بارے امام قتادہ سے تین روایات ذکر کرتے ہیں جو معنًی اسی مفہوم کو واضح کرتی ہیں البتہ الفاظ میں تھوڑا فرق ہے جیسا کہ اس آیت " وَإِذَا حَضَرَ ٱلْقِسْمَةَ أُوْلُواْ ٱلْقُرْبَىٰ وَٱلْيَتَٰمَىٰ وَٱلْمَسَٰكِينُ فَٱرْزُقُوهُم مِّنْهُ وَقُولُواْ لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوفًا "([lvii]) کے بارے لکھتے ہیں:

"ثنا سعيد، عن قتادة، عن سعيد بن المسيب، قال: «كانت هذه قبل الفرائض وقسمة الميراث، فلما كانت الفرائض والمواريث نسخت"[lviii]

قتادہ سے مروی ہے وہ سعید بن مسیب سے روایت کرتے ہیں کہ یہ آیت فرائض اور میراث کی تقسیم سے پہلے تھی جب فرائض اور میراث کا حکم نازل ہوا تو منسوخ ہو گئی۔

جبکہ دوسری روایت یہ ذکر کرتے ہیں:

"عن قتادة، قال: سألت سعيد بن المسيب عن هذه الآية: {وإذا حضر القسمة أولو القربى واليتامى والمساكين} قال: «هي منسوخة"[lix]

قتادہ سے مروی ہے کہ کہتے ہیں میں نے سعید بن مسیب سے اس آیت "واذا حضر القسمۃ" کے بارے سوال کیا تو کہنے لگے یہ منسوخ ہے۔

یہ دوسری روایت کے الفاظ اس کتاب سے زیادہ ملتے جلتے ہیں۔

الناسخ والمنسوخ لابن سلامہ:

آپ اپنی اس کتاب میں تحویل قبلہ کی آیت میں تفسیر کرتے ہوئے قتادہ بن دعامہ کے قول کو ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

" وقال قتادة والضحاك وجماعة لما قدم رسول الله المدينة صلى نحوبيت المقدس سبعة عشر شهرا ثم حول الى الكعبه"[lx]

اور قتادہ، ضحاک اور ایک جماعت کا کہنا ہے کہ جب اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ طیبہ آئے تو بیت المقدس کی طرف 17 مہینے منہ کر کے نماز پڑھی پھر کعبہ کی طرف قبلہ پھیر دیا گیا۔

البتہ اس کتاب میں الفاظ تھوڑے مختلف لکھے ہیں لیکن معنی یہی روایت ہے اصل کتاب میں عبارت یوں ہے:

"كانوا يصلون نحو بيت المقدس ورسول الله بمكة قبل الهعجرة وبعدما هاجر رسول الله صلى نحو بيت المقدس ثم وجهه الله تعالى و الكعبة البيت الحرام"[lxi]

الناسخ والمنسوخ فی کتاب اللہ عزوجل اختلاف العلماء فی ذالک:

صاحب کتاب وَ الَّذِيْنَ عَقَدَتْ اَيْمَانُكُمْ فَاٰتُوْهُمْ نَصِيْبَهُمْ۔اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدًا([lxii]) کی منسوخیت اور تفسیر میں قتادہ بن دعامہ کا قول یوں ذکر کرتے ہیں:

"وقال قتادة كان يقول ترثني وارثك وتعقل عنى و اعقل عنك فنسخها وَ أُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ([lxiii])۔[lxiv]

البتہ کتاب الناسخ والمنسوخ میں الفاظ کچھ زائد ہیں اور عبارت اس طرح ہے۔

OPEN ACCESS

CC BY

ابو جعفر النحاس نے قتادہ بن دعامہ کی اس کتاب کو بہت زیادہ نقل کیا ہے لیکن زیادہ تر مقامات میں ان کا مؤقف اور مفہومی عبارت کو واضح کیا بعینہ وہی الفاظ ذکر نہیں کیے اور اس کتاب کے محقق نے حاشیہ میں قتادہ بن دعامہ کی اس کتاب کی صحیح عبارت کو کئی مقامات پر نقل کیا ہے۔

الایضاح لناسخ القرآن ومنسوخہ:

یہ کتاب اگرچہ اپنے منہج کے اعتبار سے قتادہ بن دعامہ کے منہج سے کچھ مختلف نظر آتی ہے لیکن سورتوں کی ترتیب اور اقوال قتادہ ذکر کرنے میں قتادہ کی کتاب الناسخ والمنسوخ کے آثار اس میں نمایاں دیکھے جاسکتے ہیں آپ نے اس کتاب میں قتادہ بن دعامہ کے اس کتاب میں پائے جانے والے اقوال کے علاوہ دیگر بہت سارے تفسیری اقوال بھی ذکر کیے ہیں البتہ الناسخ والمنسوخ میں جو اقوال موجود ہیں ان میں سے ایک مثال درج ذیل ہے۔

(1)سورۃ المائدہ کی آیت نمبر 13 "فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاصْفَحْ"([lxv])ذکر کرنے کے بعد لکھتے ہیں:

"قال قتادہ ھی منسوخۃ بقولہ" قَاتِلُوا الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللهِ وَ لَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَ لَا يُحَرِّمُوْنَ مَا حَرَّمَ اللهُ وَ رَسُوْلُهٗ وَ لَا يَدِيْنُوْنَ دِيْنَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ حَتّٰى يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَّدٍ وَّهُمْ صٰغِرُوْنَ"(lxvi)۔lxvii

نواسخ القرآن:

علامہ ابن جوزی علیہ الرحمہ نے اپنی کتاب نواسخ القرآن میں قتادہ بن دعامہ کے منسوخ آیات کے حوالے سے بہت سارے اقوال کو ذکر کیا ہے اور راقم الحروف کی نظر میں سب سے زیادہ جن مؤلفین کے الفاظ قتادہ بن دعامہ کی اس کتب سے ملتے ہیں وہ علامہ ابن جوزی کے ہیں اور دیگر کتب میں اکثر مؤلفین نے قتادہ کے شاگرد سعید بن ابی عروبہ کی روایت سے اقوال نقل کیے جبکہ ابن جوزی علیہ الرحمہ نے ھمام بن یحیی کی روایت سے ذکر کیے ہیں جو قتادہ بن دعامہ کی اس کتاب کی نسبت کو مزید پختہ کرتے ہیں آپ نے قتادہ بن دعامہ کی ذکر کردہ تمام آیات کو منسوخ قرار تو نہیں دیا البتہ ان کا قول اور مؤقف ضرور واضح کیا جس کی چند ایک مثالیں درج ذیل ہیں۔

(1)سورہ بقرہ کی آیت "فَاعْفُوْا وَ اصْفَحُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ([lxviii])"کی منسوخیت کے حوالے سے قتادہ بن دعامہ کی روایت یوں مکمل سند کے ساتھ ذکر کرتے ہیں۔

"عن ھمام بن یحیی عن قتادۃ قال امر اللہ بنیہ ان یعفو عنھم ویصفح حتی یاتی اللہ بامرہ فانزل فی براءۃ "قَاتِلُوا الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللهِ وَ لَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ (lxix)"فنسخھا بھذہ الایۃ وامرہ فیھا بقتال اھل الکتاب حتی یسلموا اویقروا بالجزیۃ"lxx

خلاصہ بحث:

قتادہ بن دعامہ السدوسی بصری 61ھ میں بصرہ میں پیدا ہوئے، پیدائشی نابینا تھے لیکن اللہ تعالی نے آپ کو کمال کا حافظہ عطا کر رکھا تھا جس حدیث کو ایک بار سن لیتے بھولتی نہ تھی علم تفسیر، حدیث، فقہ، ادب اور دیگر کئی علوم پر ایسی مہارت حاصل تھی کہ آج تک کثیر فنون کی کتب میں آپ کی روایات کو بیان کیا جاتا ہے اور تاقیامت یہ فیضان جاری رہے گا۔

آپ کی تصانیف میں الناسخ والمنسوخ فی کتاب اللہ تعالی کو بڑی شہرت حاصل ہے اور اس فن میں یہ کتاب بطور مصدر جانی جاتی ہے اور اس کتاب کے مندرجات وخصوصیات درج ذیل ہیں:

- کتاب الناسخ والمنسوخ انتہائی مختصر مگر جامع کتاب ہے۔
- اس کتاب میں نسخ کو وسیع معنوں لیتے ہوئے 34 منسوخ آیات کو بیان کیا گیا ہے۔
- اس کتاب میں منسوخ آیات کو ترتیب توقیفی کے اعتبار سے بیان کیا گیا ہے۔

CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 2 (April-June, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: June 2, 2025

- اس کتاب کے مطابق فقط 17 سورتوں میں 34 آیات منسوخ ہیں۔
- اس فن پر جس نے بھی قلم اٹھایا، قتادہ بن دعامہ کے اقوال سے ضرور استفادہ کیا ہے۔
- مفسرین میں سر فہرست امام طبری ہیں جنھوں نے کثیر مقامات پر قتادہ بن دعامہ کے اقوال کو ذکر کیا ہے۔
- ناسخ منسوخ پر لکھی جانی والی کتب میں ابن سلامہ، مکی بن ابی طالب، ابو جعفر نحاس، ابن جوزی وغیر نے قتادہ بن دعامہ سے بھرپور اکتساب فیض کیا ہے۔

حوالہ جات

[i] المزي، يوسف بن عبد الرحمن، تهذيب الكمال في أسماء الرجال، مؤسسة الرسالة- بيروت الطبعة: الأولى، 1980، ج23، ص498-499

[ii] المزي، يوسف بن عبد الرحمن، تهذيب الكمال في أسماء الرجال، ج23، ص498-499

[iii] نواب صدیق حسن۔ مجموعہ علوم قرآن، دار ابي الطيب، لاهور، 2164، ن:11

[iv] ابن سعد، ابو عبد الله محمد، الطبقات الكبرى، دار الكتب العلمية- بيروت، ج7، ص171

[v] النووي، يحيى بن شرف، تهذيب الأسماء واللغات، دار الكتب العلمية، بيروت- لبنان، ج2، ص58

[vi] العسقلاني، أحمد بن علي بن محمد، تهذيب التهذيب، مطبعة دائرة المعارف النظامية، الهند الطبعة: الطبعة الأولى، 1326ھ، ج8، ص351

[vii] ابن سعد، ابو عبد الله محمد، الطبقات الكبرى، ، ج7، ص172

[viii] العسقلاني، أحمد بن علي بن محمد، تهذيب التهذيب، ج8، ص352

[ix] ایضاً

[x] الذهبي، محمد بن أحمد بن عثمان، تذكرة الحفاظ، ، ج1، ص92

[xi] ایضاً، ج1، ص93

[xii] العسقلاني، أحمد بن علي بن محمد، تهذيب التهذيب، ج8، ص354

[xiii] ایضاً، ج8، ص353

[xiv] العسقلاني، أحمد بن علي بن محمد، تهذيب التهذيب، ج8، ص355

[xv] ایضاً، ج8، ص353

[xvi] المزي، يوسف بن عبد الرحمن، تهذيب الكمال في أسماء الرجال، ج23، ص509

OPEN ACCESS

CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 2 (April-June, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: June 2, 2025

[xvii] السدوسی، قتادہ بن دعامہ، کتاب الناسخ والمنسوخ، مؤسستہ الرسالہ، بیروت، 1406ھ ت، ڈاکٹر صالح ضامن، ص22

[xviii] ایضاً

[xix] السدوسی، قتادہ بن دعامہ، کتاب الناسخ والمنسوخ، ص، 46-47

[xx] البقرہ2:158

[xxi] السدوسی، قتادہ بن دعامہ، کتاب الناسخ والمنسوخ، ص، 35

[xxii] ڈاکٹر مصطفی زید، النسخ فی القرآن دراسۃ تشریعیۃ تاریخیۃ نقدیۃ، ص606

[xxiii] البقرہ، 2:185

[xxiv] السدوسی، قتادہ بن دعامہ، کتاب الناسخ والمنسوخ، ص37

[xxv] ایضاً، ص38

[xxvi] الاحقاف، 46:9

[xxvii] الفتح1:48

[xxviii] السدوسی، قتادہ بن دعامہ، کتاب الناسخ والمنسوخ، ص46

[xxix] السدوسی، قتادہ بن دعامہ، کتاب الناسخ والمنسوخ، ص، 39

[xxx] ایضاً، ص، 46

[xxxi] ایضاً

[xxxii] ایضاً، ص، 47

[xxxiii] السدوسی، قتادہ بن دعامہ، کتاب الناسخ والمنسوخ، ص، 52

[xxxiv] ایضاً

[xxxv] العنکبوت29:46

[xxxvi] السدوسی، قتادہ بن دعامہ، کتاب الناسخ والمنسوخ، ص، 45

[xxxvii] الاحقاف، 46:9

[xxxviii] الفتح1:48

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 2 (April-June, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: June 2, 2025

xxxix الفتح5:48

xl الانعام6:70

xli النساء4:15

xlii السدوسی، قتادہ بن دعامہ، کتاب الناسخ والمنسوخ، ص39

xliii ایضا، ص،37

xliv البقرہ2:185

xlv السدوسی، قتادہ بن دعامہ، کتاب الناسخ والمنسوخ، ص،37

xlvi ایضا

xlvii البقرہ2:150

xlviii البقرہ2:286

xlix النحل16:67

l السدوسی، قتادہ بن دعامہ، کتاب الناسخ والمنسوخ، ص،44

li آل عمران3:102

lii التغابن64:16

liii الاسراء17:34

liv السدوسی، قتادہ بن دعامہ، کتاب الناسخ والمنسوخ، ص،45

lv البقرہ2:220

lvi الطبري، محمد بن جرير، جامع البيان عن تأويل آي القرآن، دار هجر للطباعة والنشر والتوزيع والإعلان الطبعة: الأولى، 2001م، 2/660

lvii النساء4:8

lviii الطبري، محمد بن جرير، جامع البيان عن تأويل آي القرآن، دار هجر للطباعة والنشر والتوزيع والإعلان الطبعة: الأولى، 2001م، 6/435

lix الطبري، محمد بن جرير، جامع البيان عن تأويل آي القرآن، دار هجر للطباعة والنشر والتوزيع والإعلان الطبعة: الأولى، 2001م، 6/435

lx ابن سلام، هبة الله، الناسخ والمنسوخ من كتاب الله عز وجل، ص34

OPEN ACCESS

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 2 (April-June, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: June 2, 2025

lxi السدوسی، قتادہ بن دعامہ، کتاب الناسخ والمنسوخ، ص32

lxii النساء33:4

lxiii الانفال15:8

lxiv القیسی، مکی بن ابی طالب، ابو محمد، الایضاح لناسخ القرآن و منسوخہ، 2/203

lxv المائدہ13:5

lxvi التوبہ29:9

lxvii القیسی، مکی بن ابی طالب، ابو محمد، الایضاح لناسخ القرآن و منسوخہ، ص260

lxviii البقرہ109:2

lxix التوبہ29:9

lxx ابن جوزی، عبدالرحمن، ابوالفرج، نواسخ القران، المملکۃ السعودیہ، طبع دوم، 1423ھ، ص1/192

OPEN ACCESS

CC BY